السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا زبردستی دلائی گئی طلاق واقع ہوجاتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زبردستی دلائی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی۔ ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ان اللہ تجاوزلی عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرہوا علیہ) (ابن ماجہ، الطلاق، طلاق المکرہ والناسی، ح: 2043)

''اللہ نے میری خاطر میری امت سے خطا، بھول اور جبر کی حالت میں کیا ہوا کام معاف کردیا ہے۔''

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ طلاق جبرا واقع نہیں ہوتی۔

(فتاویٰ نذیریہ 91/3، فتاویٰ اہل حدیث، ص: 497)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

(ان اللہ تجاوزلی عن امتی الخطأ والنسیان وما استکرہوا علیہ) (ابن ماجہ، الطلاق، طلاق المکرہ والناسی، ح؛ 2045)

یعنی یہ تینوں مذکورہ کام امت سے معاف کردیے گئے ہیں۔

جبری طلاق واقع نہیں ہوتی لہذا مطلقہ عورت کا نکاح آگے نہیں کیا جاسکتا، ایسی صورت میں نکاح خواں کو نکاح پڑھانے سے انکار کردینا چاہیئے۔ اگر لاعلمی کی وجہ سے نکاح پڑھا بھی دیا جائے تو وہ غیر شرعی ہے، یہ ایسے ہی ہوگا کہ کسی عورت کے نکاح میں ہوتے ہوئے اس کا آگے نکاح کردیا جائے۔

صحابہ کرام میں سے عمر، عبداللہ بن عمر، علی، عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھم اور ائمہ میں سے امام مالک، امام شافعی، امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک جبری طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

طلاق کے احکام ومسائل، صفحہ: 541

محدث فتویٰ